مدارج زبان میں اعتبار صوتیات

A Phonetic Study of Urdu Language.

حافظ گوہر محمود
سکالر پی ایچ۔ڈی، رفاہ یونیورسٹی، فیصل آباد

محمد فاروق بیگ
لیکچرر اردو، رفاہ یونیورسٹی، فیصل آباد

Abstract.

Knowledge of phonetics and Phonemes is of fundamental importance for the understanding of a language. Linguistics also discusses the history, evolution, and interrelationship of these languages. Every subject that is directly or indirectly related to language falls under the scope of linguistics, whether, it is related to lexicography, rule writing, phonetics, phonemics, stylistics, morphology or any field. Phonetics and phoneme are the two main branches of linguistics, Phonetics usually emphasizes the pronunciation of sounds, the place of pronunciation, and the style of pronunciation, whereas phonemes do not give much importance to the pronunciation of sounds, i.e. it is not seen what the pronunciation of the word is, how it is played or which organs are moved when playing the letters. Whereas phonemes usually examine the sounds that are semantically important, and these sounds are considered to be the basic sounds of the language, which are meaningful. The presence or absence of a phoneme in the word changes the meaning of the word. Therefore, these branches of linguistics must be understood by the language expert and a common reader, they make it easier to understand the meaning, style of play, meaning and pronunciation of the words.

کلیدی الفاظ۔ لسانیات، لغت نویسی، صوتیات، فونیمکس، صرفیات، تلفظ

فونیمیات معنی و مفہوم :

فونیمیات، لسانیات کی وہ اہم شاخ ہے جس میں کسی زبان کی اہم آوازوں یعنی فونیم کو معلوم کرنے کے اصولوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے، کیوں کہ اس کی وجہ سے کسی بھی زبان میں موجود اہم تفاعلی آوازوں کا تعین کیا جاتا ہے۔ فونیمیات کے لیے انگریزی میں فونولوجی "Phonology." اور فونیمکس "Phonemics." کے الفاظ مستعمل ہیں۔ بعض ماہرین لسانیات فونیمکس کی اصطلاح کو فونولوجی پر ترجیح دیتے ہیں۔ تاہم اس وقت شعبہ لسانیات میں

فونیمیاتی مطالعہ کے لیے فونولوجی اور فونیمکس دونوں اصطلاحیں مروج ہیں۔ فونیمیاتی مطالعے میں صوتیہ یا فونیم کو مرکزی اہمیت حاصل ہے۔ اس کی مدد سے فونیمیاتی تجزیے کے لیے اصول و قواعد بھی مرتب کئے جاتے ہیں۔ صوتیات اور فونیمیات لسانیات کی دو علیحدہ علیحدہ شاخیں ہیں۔ صوتیات میں عام طور پر آوازوں کی ادائی، مقام تلفظ اور طرز تلفظ پر زور دیا جاتا ہے، اس میں حروف کی تمام خصوصیات کا تفصیلی جائزہ لیا جاتا ہے، جب کہ اس کے برعکس فونیمیات میں آوازوں کی ادائی کو خاص اہمیت نہیں دی جاتی یعنی یہ نہیں دیکھا جاتا کہ لفظ کا تلفظ کیا ہے، اسے کس طرح ادا کیا جائے یا حروف کو ادا کرتے وقت کون کون سے اعضا تکلم حرکت میں لائے جاتے ہیں۔ فونیمیات میں عموماً ان آوازوں کا ہی جائزہ لیا جاتا ہے جو معنوی طور پر اہم ہوتی ہیں۔ صوتیات اور فونیمیات میں موجود فرق کے ساتھ ساتھ لسانیات کی ان دونوں شاخوں میں موجود باہمی ربط سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔

فونیم انگریزی زبان کا لفظ ہے۔ اس کو اردو میں صوتیہ کہتے ہیں۔ فونیم بنیادی طور پر آواز کی وہ چھوٹی اکائی ہے جو معنی میں فرق پیدا کرتی ہے اور ایک لفظ کو دوسرے لفظ سے ممتاز کرتی ہے، جیسا کہ مال، چال، پال میں م، چ اور پ کے معمولی فرق سے ہر لفظ کا معنی و مفہوم دوسرے لفظ سے مختلف ہو گیا ہے۔ لسانی اصطلاحات سے لاعلمی اور کم واقفیت کی بنا پر عام طور پر صوتیہ کو صوتیات کا ہی حصہ سمجھا جاتا ہے یا صوتیات مراد لے لیا جاتا ہے جو درست نہیں ہے۔ اس سلسلے میں خلیل صدیقی اپنی کتاب "لسانی مباحث" میں رقمطراز ہیں۔ "اردو میں فونیم کی اصطلاح بھی استعمال کی جاتی ہے اور صوتیہ کی اصطلاح بھی" (۱)

فونیم کی وضاحت و صراحت مختلف ماہرین لسانیات نے اپنے اپنے الفاظ میں بیان کی ہے۔ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ نے فونییم کی تعریف درج ذیل الفاظ میں کی ہے: "فونیم زبان کی وہ بنیادی صوتی اکائیاں ہیں جو معنی کا فرق قائم رکھتے میں مدد دیتی ہیں اور زبان کو تمام دوسری اصوات سے ممتاز بنا دیتی ہیں"۔ (2) ایس۔ اے صدیقی لفظ صوتیہ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "صوتیہ وہ صوتی اکائی ہے جس کے بدلنے سے معنی بدل جاتے ہیں" (3)

مختلف آوازوں میں اختلافات و امتیاز ہی وہ اہم خصوصیات ہیں جن کی بنا پر کوئی صوتی اکائی فونیم یا صوتیہ کا درجہ حاصل کرتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار خلیل صدیقی نے اپنی کتاب لسانی مباحث میں کیا ہے: "لسانی لحاظ سے کسی صوتی قطعے کی لازمی خصوصیات یہ ہیں کہ وہ جلی، واضح اور دوسرے صوتی قطعات سے ممتاز ہوں"۔ (4) یہی وجہ ہے کہ فونیمیاتی تجزیے میں اصوات کی دیگر صوتی خصوصیات کو نظر انداز کر کے صرف معنوی تبدیلی پیدا کرنے والی امتیازی خصوصیات کا ہی جائزہ لیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر گیان چند لکھتے ہیں:

"فونیم میں آوازوں کے غیر اہم اوصاف کو نظر انداز کر کے صرف امتیازی خصوصیات کو پیش نظر رکھا جاتا ہے"۔ (5)

ہر آواز بالعموم بہت سی آوازوں کا مجموعہ ہوتی ہے لیکن ان میں کچھ آوازیں بے معنی ہوتی ہیں جن کا کوئی مقصد اور مفہوم نہیں ہوتا، جبکہ اس کے برعکس کچھ آوازیں با مقصد اور با معنی ہوتی ہیں۔ ان آوازوں کو ہی زبان کی بنیادی آوازیں تسلیم کیا جاتا ہے۔ جو با مقصد و با معنی ہوں، یہی وجہ ہے کہ کسی زبان میں موجود فونیم کی تعداد اس زبان میں موجود آوازوں سے کم ہوتی ہے۔

"میں فونیم کی توضیح و تشریح درج ذیل الفاظ میں کی گئی ہے۔

Key Concept in Language and Linguistics"

> "Phoneme one of the basic sound units of a language, every spoken language or more precisely every distinguishable accent of a language, possess a smallish set of basic abstract sound units, both consonants and vowels and every word in that language must consist of a permitted sequence of those basic sound units, which are called phoneme."(6)

لفظ کے معنی و مفہوم میں تبدیلی مختلف مصوتوں، مصمتوں کے تبادل سے پیدا ہوتی ہے، اس کے علاوہ لب ولہجہ اور زبان کا اتار چڑھاؤ بھی معنی کی تفریق میں مدد دیتا ہے۔ دنیا میں بولی جانی والی ہر زبان اپنے لب ولہجے بناوٹ اور شکل وصورت کے اعتبار سے دوسری زبانوں سے مختلف ہوتی ہے۔

میں مختلف زبانوں میں فونیم کی تعداد کے اختلاف کا ذکر ملتا ہے۔ آکسفرڈ ڈکشنری کے مطابق

"Any of the distinct units of sounds that distinguish one word from another e-g p, b, d and t in pad, pat and bat".(7)

فونیم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ اس کی بدولت ایک لفظ کو دوسرے لفظ سے منفرد اور نمایاں بنایا جا سکتا ہے۔ فونیمیاتی مسائل ومباحث کے حوالے سے انگریزی ماہر لسانیات ڈینیل جونز کا نام بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ ڈینیل جونز "فونیم" کو آوازوں کا ایک خاندان قرار دیتا ہے، اور اس کے نزدیک آوازوں کے اس خاندان میں ایک اہم آواز ایسی ہوتی ہے جو دوسری آوازوں سے مماثل اور ممتاز حیثیت کی حامل ہوتی ہے اور جملہ آوازوں کی بنیادی اکائی کہلاتی ہے۔ اس ممتاز اور نمایاں آواز کو فونیم کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ تاہم یہ تمام آوازیں کسی نا کسی طور پر ایک دوسرے سے منسلک اور باہم مربوط ہوتی ہیں۔ خلیل صدیقی نے اپنی کتاب "آواز شناسی" میں ڈینیل کے اس نظریے کو بھی پیش کیا ہے۔

کسی بھی زبان کے فونیمی تجزیے سے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کوئی زبان کس حد تک دوسری زبان سے مختلف اور مماثل ہے۔ کیوں کہ کسی بھی زبان میں آوازوں کی کل تعداد لا محدود ہو سکتی ہے، لیکن اس

زبان میں ان اہم آوازوں کو ہی بنیادی اہمیت دی جاتی ہے کیوں کہ کسی زبان میں موجود تمام آوازیں اہم اور با معنی نہیں ہوتیں۔ صوتیات میں آوازوں جملہ خصوصیات یعنی ان کے مخارج، طریق ادا اور نوعیت و کیفیت کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ جبکہ فونیمیات میں معنیاتی فرق پیدا کرنے والی آوازوں کو بنیادی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ فونیمیات میں عام طور پر ان امتیازی اصوات کا جائزہ لیا جاتا ہے جو معنوی تبدیلی کا باعث بنتی ہیں اور ان کی مدد سے ایک لفظ دوسرے لفظ سے مختلف اور ممتاز حیثیت حاصل کر لیتا ہے۔ اس بات کا ذکر کرتے ہوئے علی رفاد فتیحی لکھتے ہیں: "فونیمیات میں کسی زبان میں استعمال ہونے والی امتیازی اصوات کا تجزیہ ہوتا ہے۔"(8)

فونیمیاتی مطالعے کی ضرورت و اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ لفظ میں فونیم کی موجودگی یا غیر موجودگی کی وجہ سے لفظ کا معنی و مفہوم بدل جاتا ہے، جیسا کہ مال، چال۔ اب اگر "م" کی جگہ "چ" یا "گ" لگا دیا جائے تو لفظ "مال" کی بجائے "چال" اور "گال" بن جائے گا۔ اور ان کے مطالب میں نمایاں فرق نظر آئے گا۔ اسی طرح ڈول اور ڈھول بھی الگ الگ معنی و مفہوم رکھتے ہیں، اور معنی میں یہ اختلاف "ڈ" اور "ڈھ" فونیم کے تبادل سے پیدا ہوا ہے. اس لیے "ڈ" اور "ڈھ" کا شمار بھی الگ الگ فونیم میں ہو گا۔

انگریزی زبان میں بھی فونیم کے تعین کا یہی اصول ہے مثلاً انگریزی کے لفظ "Leather" میں "L" کی جگہ "W" لگا دیا جائے تو لفظ Leather سے Weather بن جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے معنی بھی بدل جائے گا۔ ان الفاظ کے معنی میں یہ فرق دو مختلف فونیم آوازوں کے معمولی فرق سے بھی پیدا ہوتا ہے اور فونیمیات کا ان امتیازی اصوات کا ہی تجزیہ کیا جاتا ہے جو معنی میں تبدیلی کا باعث بنتی ہیں، جیسا کہ لفظ:

۱۔ کمر ۲۔ قمر

ان دونوں لفظوں کے بولنے میں بظاہر معمولی سا فرق نظر آئے گا اور اکثر و بیشتر سامع اس فرق کو قائم رکھنے میں ناکام بھی ہو جاتا ہے، چونکہ آواز کے معمولی فرق کی وجہ سے لفظ کے معنی بدل گئے ہیں، اس لیے ان کا شمار الگ الگ فونیم میں ہو گا۔ "ک" اور "ق" آوازوں میں موجود صوتی فرق کو عربی زبان سے واقفیت رکھنے والا تو بہت جلد محسوس کر لیتا ہے، جب کہ اردو بولنے والوں کو کچھ دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان میں لفظ "کمر" کے معنی انسانی عضو کے ہیں جب کہ اس کے برعکس لفظ "قمر" کے معنی چاند کے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ "ک" اور "ق" دو مختلف امتیازی اصوات اور الگ الگ فونیم ہیں۔ اسی طرح "قلب" اور "کلب" یہ دونوں الفاظ بھی الگ الگ معنی رکھتے ہیں اور معنی میں یہ فرق "ق" اور "ک" فونیم کے اختلاف کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ ان میں لفظ "قلب" کا مطلب دل، جب کہ اس کے برعکس لفظ "کلب" کا مطلب کتا ہے۔ یہاں یہ امر

ناگزیر ہے کہ "ق" اور "ک" فونیم کی آوازوں میں صوتی فرق کو پیش نظر رکھا جائے اور ان کو درست تلفظ کے ساتھ ادا کیا جائے تاکہ سامع کی اصل لفظ تک رسائی ممکن ہو سکے۔ ایسی صورت حال میں فونیمیات کے لیے صوتیاتی مطالعے کی ضرورت و اہمیت قدرے بڑھ جاتی ہے۔ فونیمیاتی مطالعے کی مدد سے کسی زبان میں موجود فونیم دریافت کیے جاتے ہیں اور ان کی تعداد کا تعین کیا جاتا ہے۔

Vocabulary.com : ڈکشنری کے مطابق

"The study of the sound system of a given language and the analysis and classification of its phonemes"(9)

کسی زبان کا فونیمیاتی تجزیہ کرتے وقت بالعموم درج ذیل باتوں کا جائزہ لیا جاتا ہے:

۱۔ سب سے پہلے اس بات کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ کسی زبان میں موجود کون کون سی زبانیں فونیم کا درجہ رکھتی ہیں اور ان کی تعداد کیا ہے؟

۲۔ ایک فونیم میں ذیلی فونیم کتنے ہیں؟

۳۔ زبان میں موجود مختلف فونیم کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

ڈاکٹر محبوب عالم نے phonemics کے لئے "علم صوتیہ" کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ ڈاکٹر محبوب عالم "علم صوتیہ" کی وضاحت میں لکھتے ہیں: ایسی تمام آوازوں کو جو کہ کسی زبان میں لسانی اہمیت کی حامل ہوں، ان کی عمومی خصوصیات کی بنا پر علیحدہ کرنا علم صوتیہ سے تعلق رکھتا ہے"(10)

فونیمیات کو دو بڑے گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے جو درج ذیل ہیں۔

۱۔ قطعی فونیم (Segmental Phonemes) .1

۲۔ فوق قطعی فونیم (Sipra Segmental phones) .2

1۔ قطعی فونیم :

مصمتوں، مصوتوں اور نیم مصوتوں کا شمار قطعی فونیم میں ہوتا ہے۔ بہ قول علی رفاد فتیحی:

"مصوتے، مصمتے اور نیم مصوتے قطعی فونیم کہلاتے ہیں کیونکہ یہ لفظوں میں تبدیلی پیدا کر دیتے ہیں۔"(11)

2۔ فوق قطعی فونیم:

مصمتوں، مصوتوں اور نیم مصوتوں کے علاوہ سر، لہر، اتصال اور طول کا شمار فوق قطعی فونیم میں ہوتا ہے۔ ان کی اپنی جداگانہ حیثیت نہیں ہوتی اس لیے ان کو فوق قطعی فونیم کا نام دیا گیا ہے۔ جب کوئی شخص بول رہا ہوتا ہے تو دوران گفتگو وہ اپنی آواز کے اتار چڑھاؤ سے یا کسی ایک لفظ یا جملے پر زور دے کر بظاہر ایک جیسے الفاظ یا

جملے سے مختلف مطالب پیدا کر سکتا ہے، اس لیے Stress اور Pitch کا شمار بھی فونیم میں ہوتا ہے، کیوں کہ ان کی وجہ سے لفظ یا جملے میں تبدیلی وقوع پذیر ہوتی ہے۔

سر اور لہر سے پیدا ہونے والے فرق کو درج ذیل امثال سے واضح کیا گیا ہے۔

۱۔ کیا تم ناشپاتی چھیل کر کھا رہے ہو؟

۲۔ کیا تم ناشپاتی چھیل کر کھا رہے ہو؟

۳۔ کیا تم ناشپاتی چھیل کر کھا رہے ہو؟

مندرجہ بالا جملوں کی ادائی میں اگر بولنے والا پہلے جملے میں " چھیل کر " دوسرے میں "ناشپاتی" اور تیسرے میں "تم" پر زیادہ زور دے تو ہر بار جملے کا ایک نیا مفہوم سامنے آئے گا۔ یعنی بولنے والا آواز کے اتار چڑھاؤ اور سر لہر کی تبدیلی کی وجہ سے ایک ہی جملے کو مختلف مواقع کے مطابق استعمال کر کے اپنے مافی الضمیر کو نمایاں کر سکتا ہے۔ ایک ہی جملے میں سر اور لہر کی تبدیلی کی وجہ سے معنی کچھ سے کچھ ہو جائے گا۔ مختلف آوازوں اور صوتی ٹکڑوں کے درمیان معمولی سا وقفہ معنی کی تفریق میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ یہ وقفہ اس لیے دیا جاتا ہے کہ سننے والا الفاظ کو صحیح طور پر سمجھ پائے، مثلاً املا بولتے وقت الفاظ کو چھوٹے چھوٹے با معنی حصوں میں بولا جاتا ہے تاکہ لکھنے والا سن کر درست املا لکھ سکے۔ مگر ان میں وقفہ کی زیادتی یا کمی بھی معنی کی ترسیل میں فرق پیدا کر سکتی ہے:

جی نے جینے نہ دیا لاکھ لگائی مرہم
پی نے پینے نہ دیا زہر و لیکن گئے مر ہم

متذکرہ بالا شعر اتصال کی درج ذیل مثالیں معنوی تفریق واضح کرتی ہیں۔

۱۔ جینے = جی نے

۲۔ پینے = پی نے

۳۔ مرہم = مر ہم

اردو فونیمیات میں فونیموں کی تعداد کے لحاظ سے مختلف ماہر لسانیات کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اردو فونیمیات میں تعداد کا اختلاف عموماً اردو کے مصمتی فونیم میں ہکاریہ آوازوں کی شمولیت اور عدم شمولیت کی بنا پر سامنے آتا ہے۔ اردو فونیمیات میں تعداد کے اختلاف کی ایک اہم وجہ ہکاریہ آوازوں کی شمولیت اور عدم شمولیت بھی ہے۔ بعض ماہرین لسانیات نے ہکاریہ آوازوں کو جداگانہ اور مفرد آوازیں تسلیم کرتے ہوئے انھیں فونیم کا درجہ دیا ہے جبکہ بعض ماہرین نے ان آوازوں کو مرکب آوازیں قرار دے کر ان کی فونیمی

حیثیت کو رد کیا ہے۔ بعض ماہرین نے ان کو اردو صوتوں میں شامل نہ کرنے پر اعتراض کرتے ہوے کہا ہے کہ اگر تقریر میں ان آوازوں میں موجود بنیادی فرق کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے، تو پھر تحریر میں ان آوازوں کے لئے الگ الگ حروف کیوں استعمال کیے جاتے ہیں۔ ان کے نزدیک اگر ان آوازوں میں موجود بنیادی فرق کو ملحوظ خاطر نہ رکھا گیا تو تقریر کے ساتھ تحریر میں بھی کئی مشکلات و مسائل در پیش آسکتے ہیں۔ اس سلسلے میں معانی و مفاہیم کی ترسیل کا مسئلہ سب سے اہم ہے۔ اردو کی ہکاریہ آوازیں یہ

ہیں۔ "بھ، پھ، تھ، ٹھ۔ جھ، چھ، دھ، ڈھ، کھ، گھ، جھ، چھ، لھ، مھ اور نھ"

نصیر احمد خان اردو فونیموں کی تعداد کا ذکر کرتے ہوے رقمطراز ہیں۔

"اردو میں کل فونیموں کی کل تعداد 58 ہے"(12)

علی رفاد فتیحی نے اردو فونیمیات میں تعداد کے حوالے سے بات کرتے ہوئے "37" مصمتی فونیم "10" مصوتی فونیم اور "2" غیر مصوتی فونیم کا تذکرہ کیا ہے۔"(13)

نصیر احمد خان اور علی رفاد فتیحی کے برعکس ڈاکٹر گیان چند جین اردو فونیمیات میں کل "45" فونیموں کا ذکر کیا ہے۔ جن میں "27" مصمتے، "8" مصوتے اور "10" فوق قطعاتی فونیم شامل ہیں۔ اقتدار حسن نے اپنی کتاب "صوتیات اور فونیمیات" میں "65" قطعاتی اور فوق قطعاتی فونیم کا ذکر کیا ہے

ڈاکٹر محبوب عالم خاں نے اردو فونیمیات میں فونیموں کی تعداد "63" بتائی ہے۔ جس میں "41" مصمتی فونیم، 10 سادہ مصمتی فونیم، "10" انفیائی مصوتی فونیم اور "02" فوق قطعی فونیم شامل ہیں۔ ڈاکٹر محبوب عالم نے مصمتی فونیم میں مھ، ٹھ، لھ اور رھ فونیم کی نشاندہی کی ہے اردو فونیمیات میں تعداد کے حوالے سے اگر مجموعی جائزہ لیا جائے تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اردو صوتیوں کی تعداد کے حوالے سے مختلف ماہرین لسانیات اور محققین کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے۔ یہ اختلاف اردو فونیم میں موجود مصمتوں کی تعداد کے حوالے سے زیادہ نمایاں نظر آیا ہے، جب کہ اردو فونیم میں مصوتوں کی تعداد کے حوالے سے بیشتر محققین کے ہاں اتفاق پایا جاتا ہے۔ اکثر ماہرین لسانیات کے ہاں "10" مصوتوں کا ذکر ملتا ہے سوائے گیان چند جین کے، ان کے ہاں تو اپنی تحریروں اور کتب میں بھی اردو فونیمیات میں موجود تعداد کے حوالے سے فرق پایا جاتا ہے۔ سہیل بخاری نے اگرچہ اردو کی بنیادی آوازوں کا ذکر کیا ہے اور انہیں صوتی اکائیوں کا نام بھی دیا ہے لیکن صوتی اکائی کو فونیم کا درجہ نہیں دیتے، بلکہ وہ اردو لسانیات میں فونیمیاتی مطالعے کے خلاف ہیں۔ ان کے نزدیک اردو میں فونیمی مطالعہ بے سود اور بے مقصد ہے۔ نیز اردو زبان میں اسے کوئی خاص اہمیت حاصل نہیں۔ ان کے نزدیک فونیمیات کا علم اہل مغرب کا ایجاد کردہ ہے کیوں کہ انگریزی میں بیک وقت ایک حرف کئی آوازوں کی نمائندگی

کرتا ہے اور ایک ہی بنیادی آواز کا تلفظ لفظ کی مختلف حالتوں "ابتدا، درمیان، آخر" میں بدل جاتا ہے لیکن اردو زبان کا معاملہ اس کے برعکس ہے۔

"اردو اور اس کی معاصر زبانوں کی آوازیں دوسری زبانوں کی آوازوں سے قطعی الگ ہیں، ہمارے یہاں ہر آواز ہر جگہ ایک ہی طرح سے ادا ہوتی ہے۔ اس لیے ہماری زبانوں کو نا فونیم سے کوئی کام ہے اور نا ہی ایلوفون سے کوئی تعلق۔"(14)

ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی کے نزدیک قواعد نویسوں کی اس طرح کی تشریح و توضیح سے آواز اور اس کی تحریری شکل میں غلطی کے امکانات بڑھ جاتے ہیں کیوں کہ حرف صرف ایک علامت کا نام ہے جو دوران تحریر استعمال کی جاتی ہے۔ اگر بغور دیکھا جائے تو اصل اور بنیادی فرق حرف کی بجائے اصوات کا ہے۔ انھوں نے یہ بھی خیال کیا ہے کہ حروف علامت کی جو تعریف بیان کی گئی ہے وہ بھی مکمل اور جامع نہیں ہے۔ اگرچہ یہ آوازیں دوسری آوزوں کو باہم ملانے کا کام کرتی ہیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ یہ آوازیں تنہا بھی اپنا وجود قائم رکھ سکتی ہیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے آ، ائے، او، اصوات کی مثالیں دی ہیں۔ مزید انھوں نے مصوتوں اور مصمتوں کی ادائیگی میں موجود بنیادی فرق کو درج ذیل الفاظ میں پیش کیا ہے۔

"مصوتے کی ادا میں سانس جو پھیپھڑوں سے برآمد ہوتی ہے وتر ان الصوت سے گزر کر حلق، منہ اور ہونٹوں کے راستے سے خارج ہوتی ہے اور راستے میں کسی بندش، ضیق، تنگی یا رگڑ کے بغیر خارج ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس دوسرے قسم کے صوتیوں میں جن کو صحیحہ یا مصمتہ کہا جاتا ہے، یہ اس گزر گاہ میں مختلف مقامات پر بندش، ضیق، تنگی یا رگڑ کے باعث کسی قدر تصادم سے برآمد ہوتی ہے۔"(15)

تاہم: زبان کے سائنٹفک مطالعے کو علم لسانیات کہا جاتا ہے، جب کہ اس علم پر عبور رکھنے والوں کو ماہرین لسانیات کا نام دیا جاتا ہے۔ زبان کی ترویج و اشاعت کے لیے لسانیات کا علم بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ ایک ماہر لسانیات نہ صرف زبان کا مختلف طریقوں سے مطالعہ کرتا ہے بلکہ اس زبان کے مقامی لوگوں سے بات چیت کر کے ان کی شناخت اور بناوٹ کا بھی جائزہ لیتا ہے۔ علم لسانیات میں مختلف زبانوں کی تاریخ، ارتقا اور مختلف زبانوں کے باہم تعلق پر بھی بحث کی جاتی ہے۔ لسانیاتی مطالعہ میں زبان کا تجزیہ کرتے وقت ایک معیاری طریق کو پیش نظر رکھا جاتا ہے. جہاں تک اردو لسانیات کے آغاز وارتقا کا مسئلہ ہے تو اس کا آغاز اسی وقت ہو گیا تھا جب اردو کا وجود عمل میں آیا۔ ہر وہ موضوع جو بالواسطہ یا بلاواسطہ زبان سے تعلق رکھتا ہے لسانیات کے دائرے میں

آتا ہے، خواہ اس کا تعلق لغت، قواعد نویسی، صوتیات، فونیمیات، اسلوبیات، مارفیمیات، رسم الخط یا کسی بھی شعبے سے ہو۔

فونیمیات کا شمار توضیحی لسانیات میں ہوتا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ لسانیات کا علم مقبولیت حاصل کرتا جا رہا ہے، تاہم لسانیات میں کئی شعبے آج بھی ایسے ہیں جن پر مزید تحقیقی کام کی ضرورت ہے۔ فونیمیات کا تعلق لسانیات کے انھی شعبوں سے ہے۔ لسانیات میں فونیمیاتی مطالعے کا رجحان بہت کم ہے، یہاں تک ایم۔ اے اردو اور بعض ایم۔ فل اسکالرز بھی لسانیات کی اس شاخ سے ناواقف ہیں۔ لسانیات میں فونیمیات کو بنیادی اہمیت حاصل ہے، اس کی مدد سے مختلف زبانوں کا تقابلی موازنہ کیا جاتا ہے، نیز یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ مختلف زبانیں اپنی بنیادی خصوصیات کی بنا پر کس حد تک مختلف ہیں۔ فونیمیاتی مطالعے کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کے بدولت نئی زبان کو سیکھنا اور سکھانا نسبتاً آسان ہو جاتا ہے۔

فونیمیات میں کسی زبان میں موجود ان آوازوں کا جائزہ لیا جاتا ہے جو امتیازی خصوصیت کی حامل ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ کسی زبان میں موجود جملہ آوازوں کے مقابلے میں ایسی آوازوں کی تعداد قدرے کم ہوتی ہے جو فونیم کا درجہ رکھتی ہوں۔ فونیمیات اور صوتیات دو الگ الگ شاخیں ہیں لیکن لسانیات سے کم علمی کی وجہ سے ان میں موجود بنیادی فرق کو ملحوظ خاطر نہیں رکھ پاتے۔ صوتیات میں کسی زبان میں موجود آوازوں کی صوتی خصوصیات کا تفصیلی جائزہ لیا جاتا ہے نیز آوازوں کے مخارج، طرز ادا اور طریق تلفظ کے اعتبار سے ان پر تفصیلی بحث کی جاتی ہے، اس کے برعکس فونیمیات میں مذکورہ بالا صوتی خصوصیات کو نظر انداز کر کے ان امتیازی اصوات کا جائزہ لیا جاتا ہے جو معنی پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ فونیمیات میں کسی زبان میں موجود بنیادی خصوصیات کی بنا پر ایک گروہ میں سمیٹ دیا جاتا ہے، لیکن صوتیات اور فونیمیات میں موجود ربط و تسلسل سے بھی انکار ممکن نہیں۔ فونیمیاتی مطالعے کے لئے علم صوتیات سے واقفیت حاصل کرنا ضروری ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اردو لسانیات میں اعلیٰ پایہ اور بلند مرتبت کتب کی شدید کمی ہے۔ اردو ادب کی نسبت لسانیات کی طرف بہت کم لوگ متوجہ ہوئے تاہم مختلف ماہرین لسانیات نے اپنی تگ و دو اور محنت و ریاضت سے اس کمی کو پورا کرنے کی حتی الامکان کوشش کی ہے۔ نیز محققین اور قارئین کے لئے لسانیات کو عام فہم، دلچسپ اور آسان بنا کر پیش کیا تا کہ ہر خاص و عام جو لسانیات سے دلچسپی رکھتا ہو اس سے استفادہ کر سکے۔

حوالہ جات و حواشی

1۔ خلیل صدیقی، لسانی مباحث (کوئٹہ ،زمرد پبلی کیشنز، 1977ء) ص01160.

2۔ گوپی چند نارنگ: "اردو کی لسانیاتی پہلو (انڈیا، آزاد کتاب گھر کلاں۔ محل دہلی، 1964ء) ص 21

3۔ صدیقی۔ ایس۔ اے، ادب اور لسانیات (بھوپال، محبوب پرنٹنگ پریس دیوبند، 1976ء) ص135

4۔ خلیل صدیقی: "لسانی مباحث (کوئٹہ ،زمرد پبلی کیشنز، 1977ء،) ص13

5۔ ڈاکٹر گیان چند جین: "عام لسانیات (نئی دہلی، ترقی اردو بیورو، 1975،) ص184

6. Trask,R.L, key concepts in language and linguistics, (London and New York,1999,)p156

7.en.oxforddictionaries.com dated 09march 2021,6.15pm

8۔ علی رفاد فتیحی, اردو لسانیات (نئی دہلی، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، 2015ء) ص26

9.www.vocabulary.com>dictionary.dated06October2023,time: 7:20pm

10۔ محبوب عالم خان, اردو کا صوتی نظام (اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، پاکستان 1997ء) ص45

11۔ شمشاد زیدی، اردو زبان کا لسانی تجزیہ، ص166.

12۔ نصیر احمد خاں، اردو لسانیات، ص2.167

13۔ علی رفاد فتیحی، اردو لسانیات، ص3.153

14۔ سہیل بخاری، اردو کا صوتی نظام اور تقابلی مطالعہ (اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، 1995ء) ص8

15۔ ابو اللیث صدیقی، ڈاکٹر، جامع القواعد (لاہور، مرکزی اردو بورڈ، 1971ء،) ص182